بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | پنجم ماہ شہادت ۱۳۲۱ھش | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | پنجم ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ امان ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے:۔
حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو ضعف اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔
مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب یو۔پی کے تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے ہیں:۔
ماسٹر اقبال محمد صاحب نے کل مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم نابھہ کی لڑکی امۃ الرحمٰن کا شادی کے ساتھ رخصتانہ کیا جس کے بچپن میں والدین کے فوت ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے پرورش کی ہے خدا تعالیٰ ماسٹر صاحب کو جزائے خیر دے۔ اس تقریب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب، خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور بعض اور اصحاب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی:۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

قادیان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ

قادیان ۳۰ مارچ۔ کل بروز اتوار مسجد اقصےٰ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ قریباً ۱۰ بجے صبح زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

نے کی جس میں فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ کہ ہم اس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز مبعوث کیا۔ اور ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کو آپ میں دیکھا۔ ایک انگریز لکھتا ہے۔ قرآن کے لکھنے والا ایسا انسان معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسے خدا کا عشق تھا۔ وہ بات بات پر اللہ کا ذکر کرتا۔ اور بار بار اس کا نام لیتا ہے۔ اسے خدا کے متعلق ایسی محویت ہے۔ کہ اسے وہی ہر طرف نظر آتا ہے۔ یہی بات ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دیکھی۔ آپ جو کام بھی کرتے۔ اُسے کرتے وقت آپ کا دل خدا تعالیٰ کی طرف ہی لگا ہوا ہوتا۔ آپ ایسی جماعت بنانے کی کوشش کرتے جس کا تعلق اور وابستگی خدا تعالیٰ سے ہو۔ اور ہم نے دیکھا۔ کہ ایسے لوگ جن کی پہلی زندگی ناپاک تھی۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق پیدا کیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایسی قوت عطا کی۔ کہ ان کی بدیاں نیکیوں سے بدل گئیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے نیک اور پارسا بندے بن گئے۔

غرض ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق۔ عادات۔ سیرت بلکہ صورت کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پا دیکھا اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر پورا پورا یقین حاصل ہوا۔
جناب مفتی صاحب کے بعد

سردار رتن سنگھ صاحب

نے پنجابی میں تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ دنیا کو سیدھے رستہ پر چلانے کے لئے ہر زمانہ میں نبی۔ اور گورو آتے رہے ہیں۔ اور جوں جوں دنیا بڑھتی جائے گی۔ نبی اور گورو آتے رہیں گے۔ گورو گوبند سنگھ جی فرماتے ہیں۔ کہ جب لوگ ٹیڑھے رستہ پر پڑ جاتے ہیں۔ تو سیدھا رستہ دکھانے کے لئے خدا کسی کو بھیج دیتا ہے۔ حضرت محمد صاحب دنیا کے بہت بڑے مصلح اور ریفارمر تھے۔ انہوں نے دنیا کو سیدھا راستہ دکھایا۔ اور یہ بہت خوشی کا مقام ہے۔ کہ آج ان کی تعریف کرنے کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا گیا ہے۔ تمام مہاپرشوں نے دنیا کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اور بہت اعلےٰ اصول سکھائے ہیں۔ حضرت محمد صاحب نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ میں دنیا کے مہاپرشوں کی تعریف کرنے کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم قائم کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اسے ترقی حاصل ہو تا کہ ہم مشترکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر مہاپرشوں کو یاد کرتے رہیں:۔
ان کے بعد

سردار حاکم سنگھ صاحب

نے تقریر کی جس میں کہا۔ میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق چند واقعات پیش کرتا ہوں۔ میں آپ کو مقدس ہستی سمجھتا ہوا آپ کی ان باتوں کو اپنے سامنے رکھتا ہوں۔ اور ان سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ چھوٹی عمر میں ہی والدین کی شفقت سے محروم ہو گئے تھے۔ اور آپ کے چچا نے آپ کی پرورش کی تھی۔ جب آپ ۲۵ برس کے ہوئے۔ تو آپ نے حضرت خدیجہ رض سے شادی کی۔ اس وقت آپ کو کچھ سہولت حاصل ہوئی۔ کیونکہ حضرت خدیجہ مالدار تھیں ان کے کچھ غلام تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ کہ غلاموں کو رہا کر دیا جائے۔ اس طرح آپ نے غلاموں کو رہا کرایا۔ آپ اور بھی غلام رہا کراتے رہے۔ ہر انسان جو بزرگوں کی قدر کرتا ہے۔ اس کا بھی یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ غلامی کو دور کرے۔ اس وقت اخلاقی۔ روحانی۔ اور جسمانی غلامی میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں۔ ان غلامیوں سے نکلنے اور دوسروں کو نکالنے کے لئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کر کے دکھانا چاہیئے:۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو دنیا میں ہر طرف ظلم ہو رہا تھا۔ کوئی بادشاہ امن قائم کر سکتا تھا۔ اس وقت ضرورت تھی۔ بادشاہوں کے بادشاہ کے آنے کی۔ اس وقت خدا نے آپ کو الہام کیا۔ کہ تم نبی ہو۔ اس کے بعد آپ نے دنیا کو ظلم سے بچانے کی کوشش شروع کی۔ اس کے لئے آپ کو بڑی بڑی تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ اور نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کے پیروؤں کو بھی۔ اور آخر آپ نے عدل و انصاف قائم کر کے دنیا کو انتہائی عروج تک پہنچا دیا۔ اس سے ہمیں یہ سبق سیکھنا چاہیئے کہ ہمیں بھی کچھ نہ کچھ کر کے دکھانا چاہیئے۔ جس سادگی اور مساوات کو آپ نے قائم کیا تھا۔ وہ مٹتی جا رہی ہے۔ اسے قائم کرنا چاہیئے۔ علم کو ترقی دینی چاہیئے۔ اور امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد

خانصاحب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب

نے اپنی نظم سنائی۔ جو الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ پھر

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نے ورثہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام کی دوسری تعلیمات سے قطع نظر صرف ورثہ کا ہی مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ثابت ہے کہ اسلام سچا اور فطرت کے مطابق مذہب ہے۔ ہندوؤں میں عورتوں کو ورثہ کا کوئی حق نہیں ہے۔

عیسائیوں میں بھی عورتوں کے لئے کوئی ورثہ نہیں۔ لیکن اسلام اور صرف اسلام نے عورتوں کا ورثہ میں حق رکھا ہے۔ دیکھو ہمیں ماں باپ دنیا میں لانے کا باعث ہوئے۔ اسی طرح کچھ انسانوں کو ہم دنیا میں لانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور وہ ہمارے بیٹے بیٹیاں ہیں۔ ورثہ کا اصل کیا ہے۔ یہ کہ جب دنیا میں ہم کچھ لوگوں کو لاتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ جب ہم مریں تو ان کو ورثہ ملے۔ نیز ہمارے مال میں سے ان کو بھی حصہ ملے۔ جو ہمیں دنیا میں لائے۔ یعنی ماں باپ اور بیوی کو بھی حصہ ملے۔ کہ اس کے ذریعہ ہم اولاد کو دنیا میں لائے۔ پھر بیوی کے مرنے پر خاوند کو حصہ ملے۔ کہ وہ اولاد پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

پس اسلامی قانون ورثہ کے متعلق یہ ہے۔ کہ تم جوان بالغ ہوئے۔ تم نے روپیہ کمایا۔ جائداد پیدا کی۔ پھر تم مر گئے۔ تمہارا مال کسے دیا جائے کیا حکومت اس پر قبضہ کرے۔ نہیں۔ کیا ہمسائے لے لیں۔ نہیں۔ بلکہ ماں باپ کو دیا جائے۔ کیونکہ وہ تمہیں دنیا میں لانے کا موجب ہوئے بیوی کو دیا جائے۔ کہ اس کے ذریعہ تم اولاد کو دنیا میں لائے۔ تمہارے لڑکے لڑکیوں کو دیا جائے کہ انہیں تم دنیا میں لائے۔ اگر یہ رشتہ دار نہ ہوں۔ تو پھر اور رشتہ دار جو دنیا میں لانے کا موجب ہوئے۔ ان کو دیا جائے۔ یعنی اگر باپ نہیں تو دادا کو ملنا چاہیئے۔ غرض اسلام نے صرف پانچ وارث مقرر کئے ہیں۔ باپ۔ ماں۔ بیوی۔ لڑکے۔ لڑکیاں ان کی موجودگی میں اور کوئی وارث نہیں۔

اس کے بعد

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

نے قضاء کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پیش فرمائی۔ پھر

مولوی ابوالعطاء صاحب

نے مسئلہ وراثت پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے رشتہ داروں کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اسلام ہر عاقل و بالغ کو حکم دیتا ہے۔ کہ جو کچھ تم کھاؤ اس میں سے پس انداز بھی کرو۔ تاکہ جب تم مر جاؤ۔ تو پسماندگان بھوکے نہ مریں۔ بلکہ ان کے پاس کچھ نہ کچھ ہو۔ اسلام نے لڑکے اور لڑکی دونوں کو وارث قرار دیا ہے۔ بیوی کے مرنے پر خاوند کو اور خاوند کے مرنے پر بیوی کو حق دار ٹھہرایا ہے۔ ماں باپ کا بھی حصہ رکھا ہے۔ غرض قانون وراثت فطرت عقل اور انسانی ضروریات کے عین مطابق ہے۔ اور اس قانون کو اپنے خاندان میں جاری کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

اس کے بعد

ڈاکٹر منظور احمد صاحب

نے اپنی پنجابی اور اردو نظمیں سنائیں۔ اور پھر

شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے

نے تعلیم حاصل کرنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر اپنا مضمون پڑھا۔ پھر

شیخ عبداللہ بن سلام صاحب

نے لین دین کے متعلق اسلامی تعلیم پیش کی۔ اور بتایا۔ کہ صرف اسلام نے ربوا یعنی سود لینا اور دینا منع کیا ہے۔ اور کسی مذہب میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ اور یہ اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا

نے چند منٹ راست بازی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر تقریر کی۔ اور آخر میں

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق نہائت مؤثر اور دلگداز تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے بادشاہ بنایا۔ اور آپ نے بادشاہت کے تمام فرائض ادا کئے۔ اور تمام بادشاہوں سے بڑھ کر ادا کئے۔ لیکن خود کبھی بادشاہ ہونے کے حقوق نہ لئے۔ حتیٰ کہ آپ کبھی بادشاہ نہ کہلائے۔ حدیثوں میں آپ کے متعلق کہیں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ آپ نے تاج و تخت نہ بنوایا۔ آپ نے سکہ جاری نہ کیا۔ آپ نے کوئی ولی عہد مقرر نہ فرمایا۔ غرض خود بادشاہت کا کوئی حق نہ لیا لیکن تمام فرائض ادا کئے۔ اور دنیا کے تمام بادشاہوں سے بڑھ کر ادا کئے۔

آپ کی تقریر کے بعد جلسہ ایک بجے کے قریب دعا پر ختم ہوا۔ اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اس جلسہ کے انتظام کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی تھی۔ اور جنرل سیکرٹری صاحب کی طرف سے ایک اشتہار بھی شائع ہوا جس میں ہر مذہب وملت کے لوگوں کو جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی شاندار دعوت ولیمہ

قادیان، ۳۰ مارچ۔ آج بعد نماز مغرب سابقہ زنانہ جلسہ گاہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ وسیع پیمانہ پر دی۔ جس میں قادیان کے ہر طبقہ کے احمدی حسب ذیل دعوت نامہ کے ذریعہ مدعو کئے گئے۔

مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز مرزا منیر احمد سلمہ کی دعوت ولیمہ بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب سابق زنانہ جلسہ گاہ کے صحن میں قرار پائی ہے۔ آپ سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر ماحضر تناول فرمائیں۔ اور دعا میں شریک ہوں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ چار سو مردوں اور قریباً دو سو خواتین کو کھانا کھلایا گیا۔ انتظام بہت اچھا تھا۔ کھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

سن رائز کے متعلق اعلان

قاضی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر سن رائز کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہونے اور بروقت قائم مقام کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے ۲۸ مارچ کا سن رائز شائع نہیں ہو سکا۔ قائم مقام کا انتظام ہو جانے پر انشاء اللہ ۴ اپریل کا پرچہ بروقت شائع کیا جائے گا۔ قارئین سن رائز مطلع رہیں۔ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب طریق پر ہو چکا ہے۔ احباب قاضی صاحب کی بحالی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مینیجر سن رائز ۹۴ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور

فاروق کی اشاعت میں التوا

بوجہ نہ ملنے کاغذ کے فاروق مورخہ ۲۸ مارچ ۴۲ء شائع نہیں ہو سکا۔ کاغذ کے واسطے کوشش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ خدا کوئی سامان کر دے گا تو انشاء اللہ جلد فاروق شائع ہو گا۔ خریداران فاروق میری اس معذوری کو معاف فرمائیں اور دعا کریں کہ خدا اس مشکل کو دور کر دے آمین

(ایڈیٹر فاروق)

اعلان دربارہ رسید بک

جو نمائندگان مجلس مشاورت کے موقعہ پر رسید بک لینا چاہیں۔ وہ براہ مہربانی اپنی پہلی رسید بک جو ختم ہو چکی ہو مقامی آڈیٹر صاحب یا انسپکٹر صاحب بیت المال حلقہ متعلقہ سے آڈٹ کرا کے ساتھ لیتے آئیں۔ موجودہ حالت میں رسید بکوں کی واپسی میں بہت تساہل ہو رہا ہے جو قابل افسوس ہے۔ ناظر بیت المال

اعلان نکاح

قاضی محمد منظور الحق صاحب افسر گریڈ رائل ایر فورس لاہور ابن قاضی عبدالمجید صاحب کا نکاح معصوم بیگم دختر میاں محمد عالم صاحب مرحوم پٹواری بہرنگجوش ۱۵۰۰ روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد بشیر

ضروری اعلان

مولوی عبداللطیف صاحب ساکن ہانجی پورہ کشمیر کی دختر عطر جان کا نکاح حکیم فضل الٰہی صاحب ساکن تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ سے عرصہ چھ سال سے ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک یہ نکاح قائم ہے تا وقتیکہ حکیم فضل الٰہی صاحب سے فیصلہ نہ ہو جائے کوئی احمدی عطر جان سے نکاح نہ کرے۔ بغرض اطلاع اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ بعد میں کوئی تنازعہ پیدا نہ ہو۔ (ناظر امور عامہ)

دین کو دنیا پر مقدم کرو

کئی دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱/۳ حصہ وصیت کم از کم قربانی ہے۔ مومن کو نیکی کے کام میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اس طرف مخلصین جماعت توجہ فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں بابو عبدالمجید صاحب عاجز موصی ۵۰۴۰ کو ۱۰ روپے ترقی ملی ہے انہوں نے اس کے ساتھ ہی ۱/۸ حصہ سے ۱/۳ حصہ وصیت کر دیا ہے۔ نمبر ۱۸۱۶ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء دے۔ دیگر احباب کو بھی اس طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

خان محمد عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ

قادیان ۳۰- مارچ - پرسوں جناب خان محمد عبداللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی تقریب رخصتانہ بعد نماز عصر نہایت سادگی کے ساتھ ان کی کوٹھی واقعہ دارالعلوم میں عمل میں آئی - مردوں کے لئے باغ میں شامیانہ کے نیچے کرسیاں اور کوچ قرینے سے لگائے گئے - بہت سے احباب کو اس موقعہ پر دُعا میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا - خان صاحب موصوف خان محمد احمد خان صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب شامیانہ سے کچھ فاصلہ پر کھڑے آنے والوں کا استقبال کر رہے تھے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ باوجود ناسازی طبع تشریف لا کر شامیانہ کے نیچے رونق افروز تھے - برات جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی - اور جس میں بہت سے بزرگانِ جماعت شریک تھے - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان سے پیدل آئی - اور جب اس کے قریب آنے کی اطلاع حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عرض کی گئی - تو حضور شامیانہ سے اُٹھ کر باغ کے جنوبی کنارہ کے قریب تشریف لے آئے - اور برات کے پاس آنے پر حضور نے اپنے ہاتھ سے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو ہار پہنایا - اور پھر برات سمیت شامیانہ کے نیچے تشریف لے آئے - اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں ایک پروگرام پیش کیا گیا جس کے رُو سے پہلے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی گئی - پھر نعت پڑھی گئی - پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم آمین بزبان حضرت اُم المومنین ایک لڑکے نے پڑھی - اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی:-

شادی کی تقریب خوشی - اور مسرت کا موقعہ ہوتا ہے - جبکہ ایک لڑکی - اور لڑکے کی زندگی کا نیا دَور شروع ہوتا ہے اور اقربا جمع ہو کر خوشی مناتے ہیں - یہ شادی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اور آپ کی اولاد میں ہے - اس لئے اس کی خوشی ساری جماعت کے لئے ہے - کیونکہ یہ اولاد خدا تعالےٰ کے وعدوں کو پُورا کرنے والی ہے - اور شعائر اللہ میں داخل ہے مجھے یاد ہے - کہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بہت چھوٹے تھے - ایک دن انہیں ایک خادمہ لڑکی اُٹھائے ہُوئے گھر سے باہر آئی - ایک اور خادم اس پر ناراض ہُوا - اور اُسے ایک تھپڑ مار دیا - وُہ لڑکی روتی ہُوئی اندر گئی - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واقعہ کی اطلاع ہُوئی - آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہُوئے فرمایا - جب اس لڑکی نے شریف کو اُٹھایا ہُوا تھا - تو اس وقت اسے مارنا گناہ میں داخل تھا - کیونکہ یہ شعائر اللہ میں داخل ہے -

میں نے دیکھا - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو اول المومنین تھے - اپنی اولاد کو نصیحت فرمایا کرتے تھے - کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے اتنی محبت ہے جتنی تم سے نہیں - تم بھی اس بات کا خیال رکھنا - اور اسے کبھی نظر انداز نہ کرنا - اس بات کا خیال اگر غیر مبائعین رکھتے - تو اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوتے - جس میں اب گرفتار ہیں - اور ان کی یہ حالت نہ ہوتی - جو اب ہے -

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری اولاد موعود اولاد ہے - اس وقت ہم اس لئے جمع ہُوئے ہیں - کہ اس تقریب کے مبارک اور بابرکت ہونے کے متعلق دُعا کریں - حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دُعا فرمائیں گے - اور چونکہ ہم سب کے دلوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی محبت ہے - اس لئے ہم بھی دُعا میں شریک ہوں گے - ہمیں خدا تعالےٰ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُولاد سے محبت ہے اور ان کو بھی خدا کے لئے ہی ہم سے محبت ہے - اور یہ خدا کا بہت بڑا فضل ہے - حدیث قدسی میں آتا ہے - رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو دو انسان خدا تعالےٰ کے لئے ایک دُوسرے سے محبت کرتے ہیں - خدا تعالےٰ فرماتا ہے - میں ان دونوں کو جنت عطا کروں گا -

پس خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُولاد سے محبت رکھنے کی وجہ سے جنت کا دروازہ کھولا ہے - اور یہ محبت خدا تعالےٰ کا فضل ہے - امید ہے - کہ خدا تعالےٰ اس محبت کی وجہ سے ہم پر اور بھی فضل کریگا - اور برکات نازل کرے گا -

اس کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" نے قاضی اکمل صاحب کی ایک نظم جو اسی موقعہ کے لئے کہی گئی تھی پڑھ کر سنائی -

آخر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام مجمع سمیت دُعا فرمائی - حاضرین کی پان اور سوڈا واٹر سے تواضع کی گئی -

"جمعیۃ علماء ہند" کے جلسے کا ایک نظارہ

علماء کی انتہائی تنگ دلی

جس انوکھے طریق سے مسلمانوں کے نام نہاد علماء نے اپنے سالانہ جلسے کے موقعہ پر مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی بنیاد لاہور میں رکھی ہے - اس کا ذکر "الفضل" کے صفحات میں آچکا ہے - اس وقت میں انہی "علمائے کرام" کے اخلاق کی ایک مثال عرض کرتا ہُوں - جو اس سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ظاہر ہُوئی :-

۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء کو میں - اور مکرمی میاں معراج الدین صاحب احمدی کچھ تبلیغی ٹریکٹ لے کر ان کے جلسے میں گئے - مولانا آزاد کی تقریر کے بعد جب جلسے کی کارروائی ختم ہُوئی - تو ہم نے جلسہ گاہ سے باہر ٹریکٹ تقسیم کرنے شروع کئے - ابھی چند لمحے بھی نہ گزرنے پائے تھے - کہ ایک "مولانا" صاحب نے بڑی چالاکی سے پیچھے سے جھپٹا مارا - اور ہمارے ہاتھوں سے کچھ ٹریکٹ چھین کر فرار ہونے کی کوشش کی - ہم نے انہیں پکڑ لیا - اور دریافت کیا - آخر اس حرکت کا کیا مطلب؟ فرمانے لگے یہ ہمارا پنڈال ہے - ہم کسی مرزائی کو ٹریکٹ تقسیم نہ کرنے دیں گے - ہم نے عرض کیا - کہ آپ ہمیں زبان سے منع فرما دیتے - آخر اس طرح داؤ لگا کر ٹریکٹ چھیننا کہاں کا اخلاق ہے - اس پر وُہ اور بھی لال پیلے ہو گئے - اتنے میں اور بہت سے مولوی صاحبان جمع ہو گئے - اور لگے ایک دُوسرے سے بڑھ کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرنے - اسی اثناء میں ایک مولوی صاحب جو وردی میں ملبوس تھے - اور منتظمین کے افسر معلوم ہوتے تھے - فرمانے لگے - آپ کے پاس ٹکٹ ہے؟ ہم نے عرض کیا - ہم جلسہ گاہ کے اندر تو نہیں گئے - اس پر فوراً شور مچانے لگے - "والنٹیرز - والنٹیرز انہیں پکڑ کر فوراً باہر نکال دو"! جب ہم نے ٹریکٹ لینے کے لئے اصرار کیا - تو انہی مولوی صاحب نے بھرے مجمع میں وعدہ کیا - کہ اچھا اگر آپ باہر سڑک پر چلے جائیں - تو میں آپ کو ٹریکٹ دے دینے کا وعدہ کرتا ہوں - اس پر ہم سڑک پر آ گئے - لیکن جب انہیں وعدہ یاد دلایا - تو ہنس دیئے - اور ٹریکٹ دینے سے صاف انکار کر دیا -

اس پر ہم بلند آواز سے کہہ کر کہ سب لوگ گواہ رہیں - ان مولوی صاحب نے سب کے سامنے وعدہ خلافی کی ہے واپس چلے آئے - یہ ہے حالت ان لوگوں کی - جو قرآن و حدیث کے عالم اور "جانشین رسُول" ہونے کے دعویدار ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون -

خاکسار خورشید احمد از لاہور -

تین گھنٹے میں نوّے روپیہ کا کام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کی بناء پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے احباب کے لئے ہر دو ماہ کے بعد ایک ایسا دن مقرر کرتی ہے۔ جس میں قادیان کے چھوٹے بڑے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلامی مساوات واخوت کا ایک ایسا شاندار مظاہرہ کرتے ہیں۔ جس کی مثال کسی اور جگہ ملنی ممکن نہیں۔ ان مواقع پر کئی مرتبہ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنفس نفیس مقام عمل پر تشریف لاتے رہے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے مٹی کھود کر ٹوکریوں میں بھر کر اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے رہے ہیں۔ اور یہ بات جہاں دوسروں کے لئے حیرت کا باعث ہوتی ہے۔ وہاں ہمارے لئے زیادت ایمان کا موجب ہوتی ہے۔ اور احباب کے دلوں میں ہاتھ سے کام کرنے کا جوش عشق کی حد تک جا پہونچتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے جان و مال سے پیارے مطاع کو بھی اسی رنگ میں دیکھتے ہیں۔ جس کی وہ دوسروں کو تلقین کرتا ہے۔ ہمارا اس قسم کا اٹھارواں یوم وقار عمل ۲۶ امان بروز جمعرات منایا گیا۔ اس کا اعلان مختلف طریقوں سے احباب قادیان تک پہونچایا گیا۔ محلہ وار فہرستیں بنا کر حسب سابق قریباً ہر نو افراد پر ایک گروپ لیڈر اور ہر پانچ گروپوں پر ایک سرگروہ مقرر کیا گیا۔ اس دفعہ کام کی نوعیت کے پیش نظر محلہ جات سے زائد کدالیں حاصل کی گئیں۔ مقام عمل وہ سڑک تھی۔ جو قادیان سے بھینی کو جاتی ہے۔ یہاں اس سے قبل دو دفعہ کام ہو چکا ہے۔ اور اس ٹوٹے پھوٹے ناہموار اور خاردار جھاڑیوں سے پُر دیہاتی راستہ کو ایک سڑک کی شکل حاصل ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی اس میں خامی تھی۔ اور برسات کے دنوں میں پانی کے بہاؤ نے جگہ جگہ سے اس کے کناروں کو توڑ کر خراب کر دیا تھا۔ کام صبح سوا سات بجے شروع ہوا۔ ابتدا میں حاضری قلیل تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ اس میں اضافہ ہوتا گیا۔ مقام عمل کی لمبائی ۸۰۰ فٹ تھی۔ کئی جگہ سے سڑک کو ہموار کرنا تھا۔ کئی جگہ نشیب پُر کرنا تھا۔ کئی جگہ سے اونچی مٹی کو توڑنا اور جھاڑیوں کو اکھاڑنا تھا۔ احباب نے تھوڑے سے وقت میں بہت سا کام کر دیا۔ یعنی ۱۰ بجے تک ۸۴ صد مکعب فٹ مٹی ڈالی۔ اور ۱۲ فٹ چوڑی ۸۰۰ فٹ لمبی سڑک تیار ہو گئی۔

مقام عمل پر خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ ایک سائبان کے نیچے فسٹ ایڈ کا انتظام تھا۔ کل ۶۴ افراد کو طبی امداد بہم پہونچائی گئی۔ پانی پلانے پر اطفال مقرر تھے۔ مقام عمل پر خدام وانصار نے اپنے اپنے مقررہ حلقوں میں کام کیا۔ اور نگرانوں اور سرگروہوں کی سرکردگی میں مجوزہ سکیم کے مطابق عمل ہوا۔ سائیکل سواروں کا ایک گشتی دستہ شہر اور محلہ جات میں بھیجا گیا تا وہ کام پر نہ پہونچنے والوں سے وجہ دریافت کرے۔ اور نوٹ کر کے لائے۔ پہرہ کا انتظام بھی تھا۔ جب یہ اطلاع ملی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین تشریف نہ لا سکیں گے۔ تو ۱۰ بجے کام ختم کر کے احباب کو جمع کیا گیا۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور آئندہ کے لئے پابندی وقت کا خاص خیال رکھنے کی درخواست کی گئی۔ نیز امید کی گئی۔ کہ وقار عمل کے ہر موقعہ سے کوئی نہ کوئی سبق سیکھیں گے۔

اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی اور احباب اپنے گھروں کو چلے گئے۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے والد بزرگوار کا انتقال

قادیان ۳۰ امان ۱۳۲۱ ہش۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ کے والد بزرگوار جناب چوہدری نظام الدین صاحب متوطن جوڑہ ضلع لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ اور جنہوں نے ۱۸۹۵ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ کل صبح بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بوجہ علالت نماز جنازہ قصر خلافت میں پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۹۴۲ء نصرت گرلز ہائی سکول و دینیات کالج قادیان

(نوٹ) جن لڑکیوں کے رول نمبر درج نہیں وہ فیل ہیں۔

رول نمبر	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
درجہ رابعہ		۱۶۲	۵۷۵	۱۱۴	۳۶۶	۵۶	۳۰۹
۱۳۰	۵۴۸/۶۵۰	۱۶۴	۴۶۳	۱۱۵	۵۰۵	۵۷	۳۱۱
۱۳۳	۳۹۵	۱۶۵	۵۳۱	۱۱۶	۵۳۹	۵۸	۵۲۸
۱۳۴	۵۰۵	لوئر ثالثہ		۱۱۷	۳۹۹	۶۰	۳۲۵
۱۳۵	۵۳۷	۱۴۰	۷۰۴/۸۵۰	۱۱۸	۳۶۶	۶۱	۲۸۵
درجہ ثالثہ		۱۴۱	۶۶۵	۱۱۹	۴۱۳	۶۲	۵۶۰
۱۲۵	۶۵۲/۸۵۰	۱۴۲	۵۵۲	۱۲۰	۳۰۳	۶۳	۲۹۳
۱۲۶	۵۰۵	۱۴۳	۶۰۷	۱۲۱	۵۴۱	۶۴	۳۹۲
۱۲۷	۵۱۲	۱۴۴	ترقی دی گئی	۱۲۲	۴۴۸	۶۵	۴۴۹
درجہ ثانیہ		۱۴۵	" " "	۱۲۳	۳۱۱	۶۶	۲۷۷
۱۱۵	۵۶۳/۸۵۰	۱۴۶	۴۰۹	۱۲۴	۴۷۵	۶۷	۴۹۹
۱۱۶	۵۰۶	۱۴۷	۴۰۹	۱۲۵	۲۸۲	۶۸	۲۶۱
۱۱۷	۴۲۵	۱۴۸	۴۳۳	۱۲۶	۴۸۵	۷۰	۵۶۸
۱۱۸	۴۷۶	۱۴۹	۴۷۷	۱۲۷	۴۹۳	۷۱	۵۴۴
۱۱۹	۵۴۸	۱۵۰	۴۳۸	۱۲۸	۳۶۵	۷۲	۲۵۶
۱۲۰	۶۷۲	۱۵۱	۵۲۸	۱۲۹	۳۵۳	۷۳	ترقی دی گئی
۱۲۱	۵۶۶	۱۵۲	۵۶۶	۱۳۰	۳۳۰	۷۴	۴۶۵
۱۲۲	۶۵۹	جماعت ہفتم		۱۳۲	۴۷۴	۷۵	۳۳۸
درجہ اولیٰ		۹۴	۷۱۸/۹۵۰	۱۳۳	۴۸۱	۷۶	۲۷۴
۱۰۱	۵۱۰/۸۵۰	۹۵	۶۸۸	۱۳۴	۳۹۰	۷۷	۵۲۰
۱۰۲	۷۰۱	۹۶	۷۰۵	۱۳۵	۴۳۱	۷۸	۲۶۰
۱۰۳	۵۲۱	۹۷	۴۶۵	۱۳۶	۵۰۶	۷۹	۵۸۰
۱۰۴	۵۵۱	۹۸	۵۱۹	۱۳۷	۳۰۶	۸۰	۴۶۸
۱۰۵	۵۴۰	۹۹	۶۴۹	پرائیویٹ جماعت ہفتم		۸۱	۳۶۹
۱۰۶	۳۲۱	۱۰۰	۵۶۹	۱۳۸	۴۷۴	۸۳	۴۵۳
۱۰۷	۶۵۸	۱۰۱	۷۵۲	۱۳۹	ترقی دی گئی	۸۴	۲۸۱
۱۰۸	۶۳۳	۱۰۲	۵۰۳	۱۴۱	" "	۸۵	۲۳۴
۱۱۰	۵۶۵	۱۰۳	۴۵۷	۱۴۲	۳۳۶	۸۶	۲۶۸
۱۱۱	۶۲۱	۱۰۴	۵۰۰	۱۴۳	۶۴۸	۸۷	۴۲۵
جماعت نہم		۱۰۵	۵۳۱	۱۴۴	۴۰۵	۸۸	۳۹۶
۱۵۴	۶۶۸/۸۵۰	۱۰۶	۴۶۳	۱۴۵	۳۲۰	۸۹	۳۲۵
۱۵۵	۶۴۴	۱۰۷	۴۵۰	۱۴۶	ترقی دی گئی	پرائیویٹ جماعت ششم	
۱۵۶	۶۹۸	۱۰۸	۳۴۱	۱۴۷	" "		
۱۵۷	۶۴۲	۱۰۹	۵۳۴	جماعت ششم		۹۰	۴۷۶
۱۵۸	۶۵۸	۱۱۰	۲۹۸	۵۱	۴۵۲/۸۰۰	۹۲	۴۶۸
۱۵۹	۵۹۸	۱۱۲	۴۱۱	۵۴	۴۷۲	ہیڈماسٹر نصرت گرلز سکول	
۱۶۱	ترقی دی گئی	۱۱۳	۵۷۵	۵۵	۵۴۶		

جھانسی (علاقہ بندیلکھنڈ) میں شاندار جلسے

ہمارا وفد ۲۵ فروری کو جھانسی پہونچا۔ جہاں ہماری آمد کے ہندو سکھ مسلم احباب منتظر تھے۔ اور یہ گذشتہ دو سال کے دوروں میں جو جلسے وہاں ہوئے تھے ان کا اثر تھا۔ کہ لوگوں کو احمدی مبلغین کی تقریریں سننے کا شوق قائم تھا۔ ہم جن معززین سے ملے انہوں نے پر تپاک خیر مقدم کیا۔ رات کو ہندو اور مسلمانوں نے مل کر ایک میٹنگ راجہ صاحب کھیر سابق پارلیمنٹری سیکرٹری کے ہاں کی۔ اور دوسرے دن وسط شہر میں جلسہ کر کے ہمارے لیکچروں کے انتظام کی تجویز پاس کی۔ اور اسی پروگرام کے مطابق انہوں نے سارے شہر میں منادی کرائی۔ اس انتظام میں خود راجہ صاحب موصوف اور سیٹھ نذیر صاحب۔ عبدالباری صاحب وکیل اور بعض اور معززین نے حصہ لیا۔

۲۶ فروری کی شام کو سات بجے راجہ صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس میں مولوی عبدالمالک خانصاحب مولوی فاضل نے ایک شستہ اور مدلل تقریر "ہماری بے چینیوں کا کیا علاج ہے" کے موضوع پر کی۔ جس میں آپ نے لوگوں کی موجودہ روش اور بے چینیوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم و احادیث صحیحہ سے ان کا علاج بتایا۔ جس کو لوگوں نے بہت دلچسپی سے سنا۔ بعدہ خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور وید و قرآن کریم سے یہ ثابت کیا۔ کہ مذہب ہم کو جھگڑا اور فساد کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ مذہب پر عمل کر کے حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے اسی سلسلہ میں خاکسار نے اس امر پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ کہ ہم قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں تمام مذہبی ریفارمروں اور تمام مذہبی کتب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہم نے تمام مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیا۔ اور ہم کو معلوم ہوا۔ کہ سب بزرگوں اور سب کتابوں نے ایک خدا کی عبادت کی تعلیم دی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق خدا تعالےٰ توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ ہمارے ہندو بھائی بھی قرآن کریم و دیگر اسلامی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور اس بات پر ہماری طرح یقین کر لیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے تھے۔ تو ہم میں حقیقی اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ ہندو طبقہ پر جس میں اکثر تعلیم یافتہ لوگ تھے خدا کے فضل سے اس تقریر کا بہت اچھا اثر رہا۔ جیسا کہ انہوں نے جلسہ کے خاتمہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میری تقریر کے بعد جناب گیانی عباد اللہ صاحب نے اس مضمون پر تقریر کی کہ ہم حضرت باوا نانک رح کی کیوں عزت کرتے ہیں۔ اور اس سے ہماری روحانیت و اخلاق اور طرز پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں گرو گرنتھ صاحب سے وہ تعلیم پیش کی۔ جو حضرت باوا صاحب رح نے اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرمائی۔ نیز بتایا۔ کہ ہمارے سکھ بھائیوں کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے کے لئے یہ تعلیم پیش کریں۔ نہ ایسے واقعات جو تعلقات کو خوشگوار بنانے کی بجائے کشیدگی بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ نیز خود بھی وہی روش اختیار کریں جو حضرت باوا نانک رح کی تھی۔ اس تقریر کا تینوں طبقہ کے لوگوں پر بہت عمدہ اثر پڑا۔

ہر سہ تقاریر کے خاتمہ پر صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ تمام جھانسی کے رہنے والوں کی طرف سے اپنے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے تکلیف برداشت کر کے ہمارے شہر کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشی۔ اور اپنے پاکیزہ خیالات سے ہمیں مستفید فرمایا۔ اور موجودہ فضا کو صاف کرنے کے لئے ہم کو راہ دکھائی۔ اور اس طرح وقت کی بہترین ضرورت کو پورا کیا۔ بے شک ہم کو ایک دوسرے کے بزرگوں کی عظمت اور ایک دوسرے کے مذہب کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ جہالت کے باعث ہمارے سب جھگڑے ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسے مفید اور مؤثر لیکچر نہیں سنے۔ اور میرا ۲۵ سالہ تجربہ شاہد ہے کہ یہ راہ جو ہم کو بتائی گئی ہے۔ بالکل نئی ہے اور بہت مفید۔ اور ہم کو ایک دوسرے کے جلد قریب کرنے والی ہے۔

۲۷ فروری کی صبح کو بعض غیر احمدی احباب ملاقات کے لئے ہماری قیام گاہ پر تشریف لائے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اسی سلسلہ میں مسئلہ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل بھی زیر بحث آگئے۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب نے نہایت تفصیل سے ان مسائل پر روشنی ڈالی۔ اور جن امور کو ان احباب نے دریافت کیا۔ ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔ ان میں ایک مقامی حکیم صاحب بھی تھے۔ ان پر سلسلہ کا بہت اچھا اثر ہے۔ اور وہ بہت قریب ہیں۔ گیارہ بجے ہم کو راجہ صاحب مذکور کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ آپ نے ہمارے اعزاز میں ٹی پارٹی کا انتظام اپنے دولتکدہ پر کیا ہے۔ جس میں اور معززین کو بھی شرکت کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ وقت معینہ پر ہم وہاں گئے۔ راجہ صاحب نے تمام حاضرین سے ہمارا تعارف کرایا۔ اور پارٹی کے خاتمہ تک حالات حاضرہ پر گفتگو ہوتی رہی۔

اسی دن رات کو سیپری بازار میں مسٹر قدم صاحب نے ہماری تقریروں کا انتظام کیا۔ رات کے آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ جس کے صدر ایک مقامی ہندو وکیل تھے۔ پہلی تقریر مولوی عبدالمالک خانصاحب نے "آنے والی مصیبتوں سے بچاؤ کے لئے ہم کو کیا کرنا چاہیئے" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے ہم کو اپنے خدا سے صلح کرنی چاہیئے۔ دوم جو خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہماری ہدایت کے لئے آئیں ان کو قبول کریں۔ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا۔ کہ سینما۔ تھیٹر وغیرہ سب ایسے لغو امور ہیں جس سے ہماری اقتصادی اور اخلاقی حالت خراب ہوتی ہے۔ اور آپ نے جماعت احمدیہ کے اس آٹھ سالہ عمل کو اس سلسلہ میں پیش کیا۔ جو اس نے سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے ماتحت کیا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے "کیا مذہب جنگ کی تعلیم دیتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں مذاہب کی تعلیمات کے علاوہ جماعت احمدیہ کے وجود کو پیش کیا۔ کہ ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے اور ہم خدا کے فضل سے تمام مذاہب کے نمائندوں کے لئے مذہبی آزادی کے اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہمارا اس سلسلہ میں کسی سے جھگڑا نہیں ہوتا۔ اور جو بات ہم خود قبول کرتے ہیں۔ وہی دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور کسی قوم سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتے۔ جس کے ہم خود پابند نہ ہوں۔ مثلاً ہم تمام بزرگوں کو دل سے مانتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی ہمارا یہی مطالبہ ہے۔ کہ وہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مان لیں۔ پس ایک مذہبی جماعت کا عمل بھی اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ مذہب جنگ نہیں کراتا۔ میری تقریر کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے اس مضمون پر کہ "فی زمانہ سکھوں اور مسلمانوں کو کس بات پر جمع ہونا چاہیئے" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم اور گورو گرنتھ صاحب سے مشترکہ تعلیم کو پیش کر کے بتایا۔ کہ یہ وہ امور ہیں جن پر دونوں قومیں جمع ہو سکتی ہیں۔ آپ جب گرو گرنتھ صاحب سے شبد پڑھتے۔ تو سکھ بھی آپ کی آواز سے آواز ملا کر پڑھتے۔ اس علاقہ کے لوگوں پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ صاحب صدر نے فرمایا کہ ہماری خوشی کے تین سبب ہیں۔ اوّل یہ کہ ہمارے مقررین تمام مذاہب کے ودوان (عالم) ہیں۔ اور جس مذہب کو پیش کرتے ہیں اس رنگ میں کہ گویا یہ اس مذہب کے فرد ہیں۔ اور اس طرح طبائع پر غیریت کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ اور مذہبی پرچارک ایسے ہی ہونے چاہیئں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ جو باتیں بتائی گئی ہیں۔ وہ بہت اعلےٰ درجہ کی ہیں۔ اور تیسرا سبب یہ ہے۔ کہ فی زمانہ ان باتوں کو سننے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور میں خود بھی اور حاضرین کی طرف سے مقررین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے ہم سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔

مہاشہ محمد عمر

قابل توجہ اعلان

"الفضل" مورخہ ۱۸، ۱۹ مارچ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ ادا فرمایا جائے۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جائے۔ جن اصحاب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ اپریل ۱۹۴۲ء کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

دس روپیہ دو آنہ پر ساڑھے تین روپیہ نفع

فقہ احمدیہ

مصنفہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ جس میں ولادت۔ طہارت۔ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کے مسائل مفصل طور پر درج ہیں۔ اور جن کا علم ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ یہ کتاب عرصہ انیس سال ہوئے چھپ کر نایاب ہو چکی تھی۔ جو احمدی جماعتیں دس روپیہ کی کتابیں یک مشت خرید کریں گی ان کو پینتیس ۳۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ یعنی دس روپیہ دو آنہ کی ۲۷ کتابیں بھیجی جائیں گی۔ جن کی قیمت بحساب آٹھ آنہ فی کاپی ساڑھے تیرہ روپے بنتی ہے۔ یہ کتاب ہر احمدی کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔

المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل۔ ادیب فاضل احمدیہ بازار قادیان

طبیہ عجائب گھر کے متعلق

مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید کی رائے

طبیہ عجائب گھر جو اپنی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے پہلے سے شہرت رکھتا ہے۔ خاکسار کو اس کے دیکھنے کا شوق اسطرح ہوا۔ کہ ایک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک گفتگو کے دوران میں اس کی اس رنگ میں تعریف فرمائی۔ کہ جڑی بوٹیوں کے متعلق بہترین معلومات مکرم خانصاحب حکیم عبد العزیز خان صاحب سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے اُسے مختلف اوقات میں دیکھا ہے۔ اور اپنے معلومات میں بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔ لہذا خاکسار اس امر کے اظہار میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ کہ مکرم خانصاحب نے کمال محنت و جانفشانی سے اُسے ترقی دی ہے۔ اور اب اس دواخانہ اور عجائب گھر میں جہاں زمانہ کے نوادر یقینی طور پر اعلےٰ درجہ کے موجود ہیں۔ جیسے پتھر کا جیوڈ یست سلاجیت آفتابی۔ اصلی زہرہ مہرہ۔ کستوری۔ زعفران کئی قسم کا۔ نہایت قیمتی پتھر ریگ ماہی۔ وہاں یہ عجائبات زمانہ کے لحاظ سے بھی ایک خزانہ مکمل ہے۔ اس ضمن میں نمک کا محل۔ مختلف ممالک کے سکے وغیرہ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں علاوہ مصفیٰ مفردات کے مرکبات بھی مکرم خانصاحب نہایت احتیاط سے تیار کرواتے ہیں۔ ہر قسم کے کشتہ جات تسلی بخش طور پر تیار کردہ بھی موجود ہیں غرضیکہ جس نوعیت کی طرف دھیان کریں طبیہ عجائب گھر اپنی نظیر آپ ہے۔ اور اگر اس کے قیام کی غرض وغایت کی طرف دھیان کریں۔ تو بلاشبہ ایک خاص چیز ہے۔ اور امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ قادیان کی ترقی کے زمانہ میں جو انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ضرور ہوگی اس کے جوہریوں میں سے اول نمبر مکرم خانصاحب عبد العزیز خانصاحب کا ہوگا۔ کہ انہوں نے اس پیشگوئی کو ظاہری صورت میں پورا کرنے کیلئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ اللھم زد فزد

خاکسار عبد الرحمٰن انور

طبیہ عجائب گھر قادیان

حب اطہرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کیلئے حب اطہرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اطہرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اطہرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اطہرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ چھ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

باموقعہ اراضی سکنی

بیس کنال اراضی محلہ دار الانوار میں فروخت ہوتی ہے۔ موقعہ سٹیشن اور قادیان کے قریباً درمیان بالمقابل مکان چودھری فتح محمد۔ حدود:۔ مغرب میں سڑک ساٹھ فٹ جو مسجد دار الانوار سے سٹیشن کو جاتی ہے۔ جنوب اور مشرق میں تیس تیس فٹ کے دو راستے ہیں۔ یہ ٹکڑا ایک بڑی کوٹھی کے لئے موزوں ہے اگر چار پانچ احباب ملکر خریدیں تو مربع قطعات میں تقسیم ہو سکتی ہے۔ قیمت پچیس روپے فی مرلہ

فتح محمد سیال ایم۔ اے قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے تھرو سروس ڈبوں کے متعلق حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں گی:۔

جن سٹیشنوں کے درمیان ڈبے چلتے ہیں	گاڑی کا نمبر	یکم اپریل سے تبدیلی
ہوڑہ کالکا فرسٹ اینڈ سیکنڈ	۵-اپ/ ۱۳-اپ	جاری کئے جائیں گے
کالکا ہوڑہ فسٹ اینڈ سیکنڈ	۱۴-ڈاؤن/ ۶-ڈاؤن	״ ״
لاہور کالکا فرسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ	۶-ڈاؤن/ ۱-اپ	منسوخ کر دئے جائینگے
کالکا-لاہور-فرسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ ...	۲-ڈاؤن/ ۵-اپ	״ ״
لاہور کالکا تھرڈ کلاس	۷۶-ڈاؤن/ ۱-اپ	״ ״
کالکا لاہور ״	۲-ڈاؤن/ ۷۵-اپ	״ ״
دہلی لاہور ״	۸۱-اپ/ ۱۷-اپ	۱۳۵-اپ/ ۱۴-اپ

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

وی برائے وکٹری (فتح)

اگر لوگ غیر ضروری سفر کریں گے تو بمبئی کا ٹکٹ بمبئی میں ہی رہیگا

سفر سے پہلے آپ نہایت اشد ضرورت کو پیش نظر کریں

یکم اپریل ۴۲ء سے ۱۷ اپریل ۴۲ء ۱۲½ فیصدی رعایت

دواخانہ خدمتِ خلق کے تریاق اور اکسیر

یکم اپریل ۴۲ء سے ۱۷ اپریل ۴۲ء ۱۲½ فیصدی رعایت

ہم نے مجلس شوریٰ پر آنے والے دوستوں کیلئے دواخانہ خدمتِ خلق کی دواؤں کی قیمت میں خاص رعایت کردی ہے امید ہے کہ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے

ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔

شفا بخش

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۴؍

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمیٰ تریاق ہے نزلہ کھانسی درد سر پیٹ درد بچھو اور سانپ کاٹے بس ذرا سا لگانے اور ذرا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۱۰؍ چھوٹی شیشی ۸؍ رعایتی قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی ۹؍ چھوٹی شیشی ۷؍

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کیلئے بےنظیر دوا ہے۔ کسقدر پرانا نزلہ ہو جڑھ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہے۔ یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے۔ اور اس کا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کرکے دیکھیں دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑیگا۔ قیمت یکصد قرص ۸؍ رعایتی قیمت ۷؍

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہے اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آجاتا ہے ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی جنکی عمر بڑی ہو۔ ان کو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے۔ رعایتی قیمت چار روپے چھ آنے

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں اُن کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍ رعایتی قیمت ۷؍

حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کیلئے ایک اکسیر دوا ہے حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانیکا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے (۳؍) رعایتی قیمت ۲؍۱۰

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنیوالی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۴؍

زد جام عشق

مشہور نسخہ ہے اسکی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اسقدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت درجہ اول چھ روپے درجہ دوم چار روپے۔ رعایتی قیمت درجہ اول پانچ روپیہ دس آنہ۔ درجہ دوم ساڑھے تین روپے

حب مروارید عنبری

دل دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ قیمت ۴۰ گولیاں چار روپے۔ رعایتی قیمت ۳؍۸

حب جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولی پندرہ روپے۔ رعایتی قیمت ۱۳ روپے دو آنے صرف

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو جنکے بچے گر جاتے ہیں یا مر جاتے ہوں اسکا استعمال درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر بھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کرایا جاوے حضرت خلیفہ اول اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے قیمت فی تولہ چار روپے رعایتی قیمت ساڑھے تین روپے (۳؍۸)

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں ایام حمل اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچہ کو دینی چاہئیں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ ۳؍ رعایتی قیمت ۲؍۸

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۴؍

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑھ سے اکھیڑ دیتی ہے کہ حیرت آتی ہے جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو۔ انکو اس کا استعمال بہت مفید پڑیگا۔ قیمت یکصد گولی ۶؍ رعایتی قیمت ۵؍

حب کپساب

کپساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بےنظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑے رہتے ہیں ان کیلئے بے نظیر دوا ہے قیمت یکصد گولیاں ۶؍ رعایتی قیمت ۵؍

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے کثرت سے لوگ منگواتے ہیں آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری۔ پانی بہنے ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۲؍۔ چھ ماشہ ۱؍ تین ماشہ ۱۰؍ رعایتی قیمت فی تولہ ۱؍۱۴۔ چھ ماشہ ۱۵؍ تین ماشہ ۹؍

سفوف ذیابطیس

ذیابطیس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بےنظیر دوا تیار کی ہے اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنیکی کوشش کی ہے جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۲؍ رعایتی قیمت ۱؍۱۴

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی - ۲۹ مارچ - برطانوی وزارت نے ہندوستان کے لئے جو تجاویز بھیجی ہیں - اور جن کے سلسلہ میں سر سٹیفورڈ کرپس ہندوستانی لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں - وہ آج شائع کر دی گئیں - جہاں تک ان پر عمل کا تعلق ہے - اس کا انحصار اس گفت و شنید پر ہے - جو کہ جاری ہے - برطانوی سکیم میں لکھا ہے کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے ماضی میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق جو وعدے کئے ہیں انکی تکمیل کیلئے ہندوستان میں جس بیتابی کا اظہار کیا گیا ہے - اس کے پیش نظر اس نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان میں جلد از جلد آزاد گورنمنٹ کے قیام کیلئے جن اقدامات کا وہ ارادہ رکھتی ہے انہیں جامع اور واضح الفاظ میں ظاہر کر دے - ملک معظم کی حکومت کا مقصد نئی ہندوستانی یونین گورنمنٹ قائم کرنا ہے جسکے رُو سے ہندوستان کو درجہ نو آبادیات حاصل ہوگا - اور دیگر نو آبادیات کی طرح یونین گورنمنٹ ملک معظم کی وفادار ہوگی لیکن وہ ہر طرح سے دوسری نو آبادیات کے برابر ہوگی - اور اندرونی و بیرونی معاملات میں کسی کے ماتحت نہیں ہوگی - چنانچہ حکومت اعلان کرتی ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے فوراً بعد ہندوستان میں ہندوستان کا آئین بنانے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے - اس آئین ساز کمیٹی میں ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائیگا اور یہ کمیٹی جو آئین تیار کریگی - ملک معظم کی حکومت اسے ذیل کی شرائط پر فوراً قبول کرنے اور اس پر عمل کرانے کا عہد کرتی ہے :-

اوّل - برطانوی ہند کا اگر کوئی صوبہ نئے آئین میں شامل ہونے کیلئے تیار نہ ہو - اور اپنا موجودہ آئین برقرار رکھنے کا خواہاں ہو تو اسے ایسا کرنے کا حق ہوگا - لیکن اگر وہ بعد میں پھر شامل ہونا چاہے تو اس کا بھی انتظام کیا جائیگا - جو صوبے نئے آئین سے باہر رہنے کا فیصلہ کریں - ملک معظم کی حکومت ان کے لئے بھی ایسا نیا آئین منظور کریگی - جس کے رُو سے انہیں ہندوستان کی یونین گورنمنٹ کے برابر درجہ حاصل ہو -

دوم - آئین ساز کمیٹی سے ملک معظم کی گورنمنٹ ایک معاہدہ کے لئے گفت و شنید کریگی - جس پر ہر دو حکومتیں دستخط کریں گی - اس معاہدہ کے دائرہ میں وہ تمام ضروری امور آئیں گے جو ذمہ داری کو برطانوی ہاتھوں سے ہندوستانی ہاتھوں میں منتقل کرنے سے پیدا ہوں گے - اس میں نسلی اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق کا انتظام کیا جائیگا جسکی ضمانت ملک معظم کی حکومت نے لی ہوئی ہے -

سوم - آئین ساز کمیٹی کی تشکیل کی صورت بشرطیکہ ہندوستان کے بڑے بڑے فرقوں کے لیڈر جنگ کے ختم ہونے سے پہلے اسکی بجائے کسی اور طریق انتخاب کے متعلق کوئی باہمی سمجھوتہ کریں - اس طرح ہوگی کہ جنگ کے بعد صوبوں میں نئے انتخابات کی ضرورت ہوگی - ان انتخابات کے نتیجہ کے فوراً بعد صوبائی لیجسلیچروں کے لوئر ہاؤس کے کل ممبر تناسب کے اصول کے مطابق آئین ساز کمیٹی کے لئے ممبروں کا انتخاب کریں گے -

برطانوی ہند جس طرح بحیثیت مجموعی اپنے نمائندوں کا انتخاب کرے گا - اسی طرح ریاستوں کو بھی اپنی کل آبادی کے تناسب کے مطابق اپنے نمائندے منتخب کرنے کی دعوت دی جائے گی -

چہارم - ہندوستان کو آجکل جن نازک حالات کا سامنا ہے - ان کے دوران میں اور اسوقت تک جبتک کہ نیا آئین تیار نہیں ہو جاتا - یہ ضروری ہے کہ ملک معظم کی حکومت اپنی جنگی کوششوں کے ایک حصہ کے طور پر ہندوستان کا کچھ کنٹرول اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری کا بوجھ خود سنبھالے - لیکن جہانتک ہندوستان کے ملکی فوجی اخلاقی اور مادی ذرائع کو منظم کرنے کا سوال ہے - اس کام کی ذمہ داری لازمی طور پر ہندوستانی عوام کے تعاون کے ساتھ حکومت ہند پر ہونی چاہیئے - چنانچہ ملک معظم کی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ہندوستانی لوگوں کے لیڈر اپنے ملک کے کامن ویلتھ اور اتحادی اقوام کی کونسلوں میں شریک ہوں اور وہ ان کو فوری اور مؤثر شرکت کی دعوت دیتی ہے -

نئی دہلی - ۲۹ مارچ - سر سٹیفورڈ کرپس نے پریس کانفرنس میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی نئی یونین گورنمنٹ کیلئے جو درجہ تجویز کیا گیا ہے - اسمیں سلطنت برطانیہ سے تعلقات منقطع ہونے کا حق بھی شامل ہے - یہ بھی کہا کہ لڑائی کے خاتمہ پر جتنی جلدی عملی طور پر ممکن ہوا - آئین ساز کمیٹی بنا دی جائیگی - مسٹر کرپس نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ سکیم کو بحیثیت مجموعی منظور کیا جائے یا رد - یہ نہیں ہو سکتا کہ فوری انتظامات کے حصہ کو تو منظور کر لیا جائے اور دوسرے حصہ کو رد کر دیا جائے - ڈیفنس کا محکمہ کسی صورت میں ہندوستانیوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا -

نئی دہلی - ۲۹ مارچ - یکم اپریل ۴۲ء سے لفافہ کی قیمت پہلے تولہ کے لئے پانچ پیسے کی بجائے چھ پیسے مقرر کر دی گئی ہے - بعد کے آدھ تولہ کے لئے دو پیسے ہی رہینگے -

نئی دہلی - ۳۰ مارچ - برما کا ایک فوجی اعلان مظہر ہے کہ دشمن کی فوجوں کے زیادہ ہونے اور دشمن کے پے در پے فضائی اور بری حملوں کے باوجود چینی فوجیں ٹونگو میں اپنی صفوں پر ڈٹی ہوئی ہیں - ٹونگو کے شمال میں چینی فوجوں نے جوابی حملے کر کے چند دیہات پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے - انہوں نے جاپانیوں کی موٹروں بھاری توپوں گھوڑوں اور گیس کے نقابوں پر بھی قبضہ کر لیا -

لنڈن - ۲۸ مارچ - لائنز ریڈیو ٹوکیو کے ایک تار کے حوالہ سے اعلان کیا ہے، کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس جاپان کے ساحل کے نزدیک ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں - اس سے پہلے اطلاع آئی تھی - کہ ملایا سے ہندوستانیوں کا ایک مشن ہوائی جہاز پر ٹوکیو جا رہا تھا کہ ہوائی جہاز گر جانے سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے - مولانا آزاد نے ایک بیان میں کہا - اگرچہ حصول آزادی کے طریقوں کے سلسلہ میں ہمیں ان سے اختلاف رہا ہے - لیکن یہ تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ وہ مادر وطن کیلئے زندہ رہے اور اسی کیلئے انہوں نے جان دی -

لنڈن - ۲۸ مارچ - آج ملک معظم نے سلطنت کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا - آسٹریلیا - نیوزی لینڈ - ہندوستان اور برما میں جنگ کرنے والی افواج کو ہر ممکن مدد دیجائیگی - مجھے خوشی ہے کہ طاقتور امریکن فوجیں انکی مدد کیلئے پہنچ گئی ہیں - آنے والے سخت مہینوں میں نئے جذبہ اور ایک دوسرے پر تازہ اعتماد کے ساتھ اپنا کام کریں - راستے خواہ کس قدر دشوار گذار ہوں - ہم ماضی کیطرح پورے عزم کے ساتھ گامزن رہیں گے -

لنڈن - ۲۸ مارچ - ڈیلی میل کا نامہ نگار سرحد جرمنی سے لکھتا ہے کہ بلغاریہ کی فوج کے چند ڈویژن ترکی کی جنوبی سرحد کیطرف نقل و حرکت میں مصروف ہیں - حکومت ترکیہ بھی ہنگامی حالات کے مقابلہ کیلئے تیار ہے اور اسنے اپنی فوج سرحد پر بھیجدی ہے - نادر اشیاء کے ذخائر استنبول سے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی